Shamsul Arfin

Asst prof (Guest Faculty)

Dept.of Urdu

Raja Singh College, Siwan

Study material for B-A Part 1 (Sub)

عابد حسین کا ڈرامہ"پردہ غفلت" کا تنقیدی جائزہ

ڈرامے کی اہمیت و افادیت سے کسی کو انکار نہیں۔ ایک زمانہ تھا جب ڈرامے کی دھوم تھی۔ لوگ ڈرامے کھیلنا اور پڑھنا دونوں پسند کرتے تھے۔ وقت کے ساتھ حالات بھی بدلتے گئے۔ فلموں نے ڈرامے کی اہمیت کو ختم کر دی۔ آج بھی چند ڈرامے ایسے ہیں جو اردو ادب کی تاریخ میں دیدہ ور نظر آتے ہیں۔ ان کی مقبولیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ "پردہ غفلت " ،"ضحاک"،"اندرسبھا"، "انار کلی","شکنتلا"،" حشرات الارض"، "خانہ جنگی" وغیرہ ایسے ڈرامے ہیں جو رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہیں گے۔

ڈاکٹر عابد حسین کا ڈرامہ "پردہ غفلت" جو ۱۹۲۵ میں پہلی بار برمن (جرمنی) سے شائع ہوا۔ یہ اردو نثرکا پہلا ڈرامہ ہے جو بعض پہلوؤں سے قابل توجہ کہا جا سکتا ہے۔ اس میں سماجی مسائل کو سامنے رکھا گیا ہے اور اس بحران کی جھلک دکھائی گئی ہے جس سے زمیندار طبقہ پہلی جنگ عظیم کے بعد دو چار ہوا۔ مغربی اور مشرقی تہذیب کا تصادم بھی بڑی ہی فنکاری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ۔ ساتھ ہی یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جو لوگ وقت کی نزاکت کو نہیں سمجھتے اور حالات کے ساتھ بدل جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ آخرکار بربادی کے دہانے تک پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں ذلّت اور رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔

عابد حسین نے اس دور کے تہذیبی کشمکش کی تفصیل سے مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہمارے سلامتی کا راستہ مفاہمت پر ہے۔ وہ قدیم اور روایتی طرز کی جگہ نئی طرز کو اپنانا پسند کرتے ہیں۔ اس موضوع کو بنیاد بناکر کہانی کا ڈھانچہ اور کرداروں کی تخلیق کرتے ہیں۔ ہندوستان کے پورے معاشرے کے لیے میر الطاف حسین کی حویلی اور مشترکہ خاندان کو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔ ڈرامے کی ابتدا سے ہی دو تہذیب میں تصادم شروع ہو جاتا ہے۔ کلائمکس اس وقت ہوتا ہے جب سعیدہ

اور منظور مشترکہ خاندان کی بیڑیاں کاٹ کر آزاد ہو جاتے ہیں ۔اس کلائمکس میں شدت نہیں ملتی اس ڈرامے کے تمام کردار تین طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

ایک وہ جو نئی قدروں کے حامی ہیں ۔ سعیدہ ،منظور اور محمد علی وغیرہ ایسے ہی کردار ہے جو بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ خود کو بھی بدلنا چاہتے ہیں ۔ سعیدہ پڑھنا چاہتی ہے ۔وہ گھر کی چہار دیواری سے نکلنا چاہتی ہے۔ دوسری طرف رقیہ خاتون ، محمد جواد اور عابد حسین ہیں جو رجعت پسند قسم کے مشتر قیت کے دلدادہ ہیں۔ رقیہ خاتون تو لڑکیوں کو تعلیم دلوانا تو عیب سمجھتی ہی ہے۔اپنے رشتے داروں کو خط لکھنا بھی گناہ سمجھتی ہے۔

شیخ صاحب ایک ایسے کردار ہیں جو عابد حسین کے خیالات و نظریات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ شیخ جی آدمی تو پرانے زمانے کے ہیں لیکن نئی قدروں پر اعتماد رکھتے ہیں ۔ مذہب ، تعلیم نسواں اور پردہ پر ان کے خیالات ترقی پسندانہ ہیں۔مرزا الطاف حسین کا کردار اس دور کے کھوکھلے زمینداروں کی نمائندگی کرتا ہے۔ میر صاحب قرض لے کر اپنی قدیم شان و شوکت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔لالہ سیتا رام اس دور کے شاہوکاروں کی ترجمانی کرتا ہے۔ وہ دن رات زمینداروں کی خوشامد کرتا ہے اور پوری جائیداد نیلام کرا دیتا ہے۔ہم عابد حسین کے تمام کرداروں کے بغور مطالعہ کریں تو دیکھتے ہیں کہ سب کسی نہ کسی مخصوص طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ اسکے سب کردار کامیاب نظر آتے ہیں لیکن ان کی انفرادی خوبیوں کوبیان کرنے میں عابد حسین نے نجالت سے کام لیا ہے۔سعیدہ محمد علی سے عشق کرتی ہے لیکن کبھی بھی عشق سے تعلق رکھنے والے جذبات سامنے نہیں آتے ۔سعیدہ جوان لڑکی ہے لیکن اس کی باتوں میں اتنی سنجیدگی اور متانت ہے کہ نوعمری کا گماں بھی نہیں ہوتا۔

"پردہ غفلت" ایک کامیاب ڈرامہ ہوتے ہوئے بھی چند خامیوں کا شکار ضرور ہے لیکن اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔